Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۲۹

ٹیلیگرام نمبر
۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۱۵ شعبان ۱۳۹۷ھ ـ ۲ ظہور ۱۳۵۶ہش ـ ۲ اگست ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۷۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جبتک انسان متقی نہیں بنتا اسکی عبادات میں قبولیت کا رنگ پیدا نہیں ہوتا

یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے

"بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہیئے کہ بُرے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا۔ جب تم ایسی سعی کرو گے تو اللہ تعالیٰ پھر تمہیں توفیق دے گا اور وہ کافوری شربت تمہیں دیا جاوے گا جس سے تمہارے گناہوں کے جذبات بالکل سرد ہو جائیں گے اس کے بعد نیکیاں ہی سرزد ہوں گی۔ جب تک انسان متقی نہیں بنتا یہ جام اسے نہیں دیا جاتا اور نہ اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے۔ ان عبادات کی قبولیت کیا ہے اور اس سے کیا مراد ہے؟

سو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ نماز قبول ہوگئی ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ نماز کے اثرات اور برکات نماز پڑھنے والے میں پیدا ہوگئے ہیں۔ جب تک وہ برکات اور اثرات پیدا نہ ہوں اس وقت تک نری ٹکریں ہی ہیں۔ اس نماز یا روزہ سے کیا فائدہ ہوگا جبکہ اسی مسجد میں نماز پڑھی اور وہیں کسی دوسرے کی شکایت اور گلہ کر دیا یا رات کو چوری کرلی۔ کسی کے مال یا امانت میں خیانت کرلی۔ کسی کی شان پر جو خدا تعالیٰ نے اسے عطا کی ہے بخل یا حسد کی وجہ سے حملہ کر دیا۔ کسی کی آبرو پر حملہ کر دیا۔ غرض اس قسم کے عیبوں اور برائیوں میں اگر مبتلا کا مبتلا رہا تو تم ہی بتاؤ کہ اس نماز نے اسے کیا فائدہ پہنچایا؟ چاہیئے تو یہ تھا کہ نماز کے ساتھ اس کی بدیاں اور برائیاں جن میں وہ مبتلا تھا کم ہو جاتیں اور نماز اس کے لئے ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ پس پہلی منزل اور مشکل اس انسان کے لئے جو مومن بننا چاہتا ہے یہی ہے کہ بُرے کاموں سے پرہیز کرے۔ اسی کا نام تقویٰ ہے!!

(ملفوظات جلد ہشتم صـ ۳۷۶، صـ ۳۷۷)

مربیان و معلمین اصلاح و ارشاد مقامی کیلئے

ضروری اعلان

نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کے مربیان اور معلمین کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ماہِ رمضان المبارک میں اپنے اپنے ہیڈ کوارٹر میں رہ کر نماز تراویح اور درس قرآن وغیرہ کا اہتمام کریں اور جماعتوں کی تربیت و اصلاح پر خاص زور دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی)

اساتذہ جامعہ احمدیہ متوجہ ہوں

۳ ستمبر ۱۹۷۷ء سے جامعہ احمدیہ کے تمام اساتذہ کی (سوائے ان کے جو فصول خاصہ کو پڑھاتے ہیں) جامعہ میں حاضری ضروری ہے تاکہ

الف :۔ اساتذہ اپنے اپنے مضامین کا جائزہ لے سکیں اور جامعہ کھلنے پر پوری تیاری کے ساتھ اپنے تدریسی پروگرام کو شروع کر سکیں۔

ب :۔ انتظامی امور اور ٹائم ٹیبل کے بارہ میں ان سے مشورے لئے جا سکیں۔

ج :۔ کمپارٹمنٹ اور سپلیمنٹری امتحانات کے لئے تیاری کی جا سکے۔

د :۔ نصاب کے نظرِ ثانی کے قابل حصّوں پر غور کر کے جامعہ کھلنے سے پہلے فیصلے کئے جا سکیں اور امتحانی نتائج کا جائزہ لیا جا سکے۔

امید ہے کہ اساتذہ مقررہ تاریخ کو آٹھ بجے صبح جامعہ میں تشریف لا کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

(عمید الکلیۃ الاسلامیۃ الاحمدیہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲؍ظہور ۱۳۵۶ ہش
۲؍اگست ۱۹۷۷ء

رویت باری اور لقاء الٰہی کا خصوصی شرف

اللہ تعالیٰ نے اپنی ملاقات کے لئے یوم الآخرۃ مقرر کیا ہوا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اُس روز ہونے والی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللّٰهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللّٰهِ لَآتٍ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝" (العنکبوت آیت ۶)

ترجمہ۔ جو شخص اللہ کی ملاقات کی امید رکھتا ہے (اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ) اللہ کا مقرر کردہ وقت ضرور آنے والا ہے۔ اور وہ بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے

یہ تو ایک بدیہی حقیقت ہے جس میں شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں کہ آخرت کے دن خدا تعالیٰ کے ساتھ ملاقات ہوگی۔ اُس نے خود اُس دن کو اپنی ملاقات کے لئے خاص کیا ہوا ہے لیکن ملاقات کا شرف ان خوش نصیبوں ہی کے حصہ میں آئے گا جو یہاں سے ہی وہ آنکھیں لے کر جائیں گے جن سے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا اور اس سے ملاقات کے شرف سے مشرف ہوا جا سکتا ہے جو یہ آنکھیں اس دنیا سے لے کر نہیں جائیں گے وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار اور اس کے ساتھ ملاقات کے شرف سے محروم رہیں گے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

"وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ أَعْمٰى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمٰى وَأَضَلُّ سَبِيلًا ۝" (بنی اسرائیل آیت ۷۳)

ترجمہ۔ اور جو اس دنیا میں (روحانی طور پر) اندھا رہے گا وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور (اسی وجہ سے وہ) اپنے (طور اور) طریق میں سب سے بڑھ کر بھٹکا ہوا ہوگا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ ایسے شخص کا ذکر کرتے ہوئے جو اس دنیا میں وہ آنکھیں حاصل نہیں کرتا جن سے وہ آخرت میں رویت باری اور لقاء الٰہی کے شرف سے مشرف ہو سکے فرماتا ہے:-

"وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمٰى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝"

(طٰہٰ آیات ۱۲۵ تا ۱۲۷)

ترجمہ۔ اور جو شخص میرے یاد دلانے کے باوجود اعراض سے کام لے گا اسے تکلیف والی زندگی ملے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے (جس پر) وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے کیوں اندھا اٹھایا حالانکہ (دنیا میں تو) میں خوب دیکھ سکتا تھا۔ (اس پر خدا) فرمائے گا تیرے پاس بھی تو ہماری آیات آئی تھیں جن کو تو نے بھلا دیا تھا سو آج تجھ کو بھی (رویت باری اور لقاء الٰہی کے دن) ترک کر دیا جائے گا

جب انسان وہ آنکھیں جن سے رویت باری اور لقائے الٰہی کے شرف سے مشرف ہوا جا سکتا ہے اس جہان سے ہی لے کر اگلے جہان میں جاتا ہے اور وہ آنکھیں اسے اس جہان میں ہی حاصل کرنا پڑتی ہیں تو ان کے یہاں میسر آنے کی صورت میں اس جہان میں بھی اس کا کسی نہ کسی رنگ میں رویت باری اور لقاء الٰہی سے مشرف ہونا ضروری ٹھہرا۔ چنانچہ یہ شرف ایسے خوش نصیبوں کو ایک لحاظ سے اس دنیا میں بھی میسر آتا ہے اور ضرور آتا ہے اور یہ شرف ہی اُس جہان میں انہیں پوری شان کے ساتھ اس شرف سے مشرف کرنے کا موجب بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک رنگ میں اس شرف کے اسی دنیا میں میسر آنے کا خود قرآن مجید میں ذکر کیا ہے۔ چنانچہ جب حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو پیغام حق پہنچایا اور انہیں راہِ حق کی طرف دعوت دی اور قوم نے یہ کہہ کر آپ کی دعوت رد کر دی کہ تو تو ہمارے جیسا ہی آدمی ہے اور سوائے ان لوگوں کے جو ہم میں سے حقیر ترین لوگ ہیں اور کسی نے تیری پیروی اختیار نہیں کی تو آپ نے انہیں یہی جواب دیا کہ تم لوگ میری پیروی اختیار کرنے والوں کو حقیر اور ذلیل سمجھتے ہو حالانکہ یہ وہ خوش نصیب لوگ ہیں جنہیں خدا تعالیٰ اس دنیا میں ہی اپنی ملاقات کے شرف سے مشرف کرنے والا ہے۔ ایسے لوگوں کو جو خدا کی نگاہ میں اس درجہ عزیز ہیں اپنے سے کیسے جدا کر سکتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے کہا:-

"وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ۝" (ھود آیت ۳۰)

ترجمہ: میں ان لوگوں کو جو (مجھ پر) ایمان لائے ہیں ہرگز نہیں دھتکاروں گا۔ وہ (تو وہ خوش نصیب افراد ہیں جو) اپنے رب سے ملنے (کا شرف پانے) والے ہیں۔ لیکن (تمہارا ان کو ذلیل سمجھنا) مجھ پر یہ ظاہر کر دیتا ہے کہ تم جاہل لوگ ہو۔

اس میں کیا شک ہے حضرت نوح علیہ السلام کے متبعین کو راہ حق پر گامزن ہونے کے نتیجہ میں اسی دنیا میں وہ آنکھیں عطا ہوئیں جن کی وجہ سے وہ رویت باری اور لقاء الٰہی کے شرف سے مشرف ہوئے۔ اس شرف سے وہ دعاؤں کی قبولیت کے درخشندہ نشانوں اور اللہ تعالیٰ کی قہری اور رحمانی تجلیات کے پیہم ظہور کی شکل میں بہرہ ور ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں ہلاکت خیز طوفان میں محفوظ و مامون رکھ کر دنیا پر آشکار کر دکھایا کہ انہیں اُس کی معیت حاصل ہے اور وہ رویت باری اور لقاء الٰہی کے خصوصی شرف سے مشرف ہیں۔ خدا تعالیٰ کے مامور لوگوں کو جادۂ حق پر گامزن کر کے انہیں اسی شرف سے مشرف کرنے کی غرض سے ہی دنیا میں بھیجے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس شرف سے مشرف کئے جانے کا سب سے عظیم الشان مژدہ نوع انسانی کو افضل الرسل خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی ملا جبکہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کی طرف سے آپ کو یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا:-

"وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ۝" (العنکبوت آیت ۷۰)

ترجمہ:- اور وہ (لوگ) جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنے رستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے اور اللہ یقیناً نیکو کاروں کے ساتھ ہوتا ہے (اور یہ معیت ہی اُس کے ساتھ ملاقات کی آئینہ دار ہوتی ہے)

الغرض یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ حقیقی مومنوں کو رویت باری اور لقاء الٰہی کا شرف اولاً اسی زندگی میں عطا ہوتا ہے اور پوری شان کے ساتھ اگلے جہان میں عطا ہوگا۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خصوصی شرف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"متقی کے لئے ایک اور بھی وعدہ ہے لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ (یونس آیت ۶۵) یعنی جو متقی ہوتے ہیں ان کو اسی دنیا میں بشارتیں سچے خوابوں کے ذریعہ ملتی ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ صاحب مکاشفات ہو جاتے ہیں۔ مکالمۃ اللہ کا شرف حاصل کرتے ہیں۔ وہ بشریت کے لباس میں ہی ملائکہ کو دیکھ لیتے ہیں جیسے کہ فرمایا إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ .... الخ (حٰم السجدہ آیت ۳۱)

...... سو یہ ایک نعمت ہے کہ ولیوں کو خدا کے فرشتے نظر آتے ہیں۔ آئندہ کی زندگی محض ایمانی ہے لیکن ایک متقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھلائی جاتی ہے۔ انہیں اسی زندگی میں خدا ملتا ہے، نظر آتا ہے اور ان سے باتیں کرتا ہے سو اگر ایسی صورت کسی کو نصیب نہیں تو اس کا مرنا اور یہاں سے چلے جانا نہایت خراب ہے۔ ایک ولی کا قول ہے کہ جس کو ایک خواب سچا عمر میں نصیب نہیں ہوا اس کا خاتمہ خطرناک ہے۔ جیسا کہ قرآن مومن کے یہ نشان ٹھہراتا ہے سنو! جس میں یہ نشان نہیں اس میں تقویٰ نہیں۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء بحوالہ ملفوظات جلد اول ص۱۵ و ص۱۶)

درخواست دعا

(۱) میرے والد محترم پیر حمید الحق صاحب نوشاہی ایڈووکیٹ، سرگودھا عرصہ ایک ماہ سے بخار سے بیمار ہیں اس کے علاوہ بلڈ پریشر اور ہچکی کی شکایت ہے۔ کمزوری بے حد ہو چکی ہے۔ علاج کے لئے ان کو کراچی لے جایا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور سب بہن بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے میرے والد صاحب کو مکمل صحت دے اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین
(وحیدہ سلطانہ لیکچرر جامعہ نصرت ربوہ)

(۲) میرے ماموں محترم چوہدری عطاء اللہ صاحب رانجھا دارالرحمت غربی ربوہ آج کل شدید بیمار ہیں اور نہایت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے درد دل سے دعا کریں۔
(ابراہیم عثمان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ میں سلسلہ خلافت کا قیام

(مکرم دین محمد صاحب شاہد ایم۔اے امیر جماعتہائے احمدیہ و مبلغ انچارج جزائر فیجی)

(۲)

جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام تا قیامت دائمی ہے۔!

اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ رسالہ الوصیت کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد کیا قدرتِ ثانیہ کے مظہر صرف ایک ہی وجود حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفہ اول رضؓ نے ہونا تھا یا اُن کی وفات کے بعد قدرت ثانیہ کے مظہر وجودوں نے یکے بعد دیگرے تا قیامت ہونا تھا؟ تو اس کے جواب میں جب ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "الوصیت" کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ قدرت ثانیہ کا ظہور صرف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے وجود تک ہی نہیں بلکہ تا قیامت دائمی طور پر ہمیشہ کے لئے اس کے ظہور کی بشارت دی گئی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس واضح ارشاد سے ظاہر ہے کہ قدرت ثانیہ کا سلسلہ صرف خلافتِ اُولیٰ تک کے لئے نہیں بلکہ اس کا ظہور دائمی ہے جو قیامت تک کے لئے ہے اور یہ سلسلہ منقطع نہیں ہوگا اور یہ سلسلہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ رہے گا اور یہی وہ بشارت ہے جس کی خبر آج سے چودہ سو سال قبل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثم تکون الخلافة علی منہاج النبوۃ کے الفاظ میں خبر دی ہے۔

ان بشارات کے عین مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے مومنین کے انتخاب سے حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب رضؓ کو خلیفۃ المسیح الاول کے مقام پر کھڑا کیا۔ آپ بہت متوکل علی اللہ اور مستجاب الدعوات تھے۔ آپ نے اپنے چھ سالہ عہد خلافت میں قرآن کریم اور احادیث النبیؐ کا درس دیکر جماعت کی علمی و عملی اور اخلاقی و روحانی ترقی کا انتظام کیا۔ آپ کو جماعتِ احمدیہ کے تمام افراد اور صدر انجمن احمدیہ کے ممبران و اقرباء حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بلا اختلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصایا مندرجہ رسالہ "الوصیت" کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین اور خلیفہ اول قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یہ جماعت احمدیہ کا پہلا اجماع ہے۔ آپ کے وجود سے جماعت احمدیہ میں تا قیامت دائمی خلافت کا سلسلہ اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا۔

قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر کا ظہور

مورخہ ۱۳؍ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کی وفات کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگانِ امت اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے ارشادات اور پیشگوئیوں کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند جلیل پسر موعود سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب رضؓ کو ۲۵ سال کی عمر میں ۱۴؍ مارچ ۱۹۱۴ء کو خلیفۃ المسیح الثانی چنا گیا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم پیشگوئی کے مطابق "مصلح موعود" کا مقام بھی عطا فرمایا۔ آپ نہ صرف آیت استخلاف کے مطابق عمومی خلیفہ تھے بلکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگانِ سلف نے چونکہ آپ کا نام لیکر اور آپ کی عظیم صفات کی آپ کی پیدائش سے بھی قبل تفصیل سے خبر دی تھی اس لئے آپ موعود خلیفہ اور مصلح موعود بھی تھے آپ نے اپنے ۵۱ سالہ بابرکت دَورِ خلافت میں اسلام و احمدیت اور جماعت کی وسعت و ترقی کے لئے عظیم خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے کئی جلدوں میں قرآن کریم کی نہایت عمدہ اور بے نظیر تفسیر لکھی جو تفسیر کبیر کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کے وقت میں دنیا کی دس اہم زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے گئے جن میں انگریزی، جرمن، ڈچ، سواحیلی وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کے وقت میں دنیا کے قریباً چالیس ممالک میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن قائم ہوئے۔

آپ کے دَورِ خلافت میں جماعت احمدیہ کی شدید مخالفت ہوئی اور طرح طرح کے فتنے اُٹھے۔ اس کے باوجود جماعت احمدیہ کو آپ کے وقت میں غیر معمولی ترقی ہوئی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت اور تنظیم کے لئے مرکزی اور مقامی تنظیمیں قائم کیں، مجلس مشاورت قائم فرمائی اور خداداد فراست سے نظامِ خلافت کو ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رکھنے کے لئے مجلس انتخابیہ کا قیام فرما کر عظیم اصلاح فرمائی۔ آپ کے دَورِ خلافت میں جماعت احمدیہ کو ہندوستان اور پاکستان میں سیاسی لحاظ سے غیر معمولی اہمیت حاصل ہوئی۔ ۱۹۳۱ء میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ممبران (جن میں علامہ اقبال جیسے بلند پایہ مسلمان لیڈر موجود تھے) نے آپ کو کمیٹی کا صدر چنا۔ قیام پاکستان کے لئے اور دنیا بھر میں مسلمانوں کی جماعت کے لئے آپ نے عظیم خدمات سرانجام دیں۔ آپ کے وقت میں جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی عظمت اور وسعت حاصل ہوئی کہ گویا احمدیت کی سرزمین پر کہیں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر آزاد ملک اور خطہ میں لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ہندوستان و پاکستان کے علاوہ براعظم افریقہ، یورپ، امریکہ اور ایشیا کے بعض ممالک میں جماعت احمدیہ کی نہایت مضبوط جماعتیں قائم ہوگئیں۔ آپ کے وقت میں بعض احمدیوں کو جن میں چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر عالمی عدالتِ انصاف، ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مشہور سائنسدان شامل ہیں، کو بین الاقوامی شہرت حاصل ہوئی۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک خاص پیشگوئی مصلح موعود کے مطابق ۵۸ غیر معمولی صفات کے مالک تھے۔ ۸؍ نومبر ۱۹۶۵ء قریباً ۷۷ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر کا ظہور

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی وفات پر آپ کے فرزند اکبر، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ الودود کو جن کی پیدائش ۱۵؍ نومبر ۱۹۰۹ء کو ہوئی تھی اللہ تعالیٰ نے قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر خلیفۃ المسیح الثالث کے مقام پر فائز فرمایا۔ آج روئے زمین پر آباد ایک کروڑ سے زائد احمدی آپ کے مبارک ہاتھ پر جمع ہیں، دنیا بھر کے تمام احمدی آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہیں۔ یہ عظیم اتحاد و اتفاق خلافت کی برکت ہے اور یہ برکت خلافت آج صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے۔ یہ خلافت ہی کی برکت ہے کہ آج جماعت احمدیہ پاکستان میں ۱۹۷۴ء جیسی مہیب ابتلاء کے باوجود غیر اللہ کی طرف جھکنے کی بجائے صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے سامنے جھکتی ہے اور توحیدِ خالص پر قائم ہے اور ان میں قرآن کریم کی تعلیم عام ہو رہی ہے اور جماعت کی علمی اور روحانی ترقی کی ہر آن تجاویز اختیار کی جارہی ہیں۔ آپ کی جاری فرمودہ تحریک تعلیم القرآن، وقفِ عارضی، فضل عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں سکیم اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کی کروڑوں روپے کی تحریکوں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے اب وہ دن بھی نزدیک نظر آ رہے ہیں جن کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بشارت دی ہے:-

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے ڈھونڈیں گے"

(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۱۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث خدا کے موعود خلیفہ ہیں

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی موعود خلیفہ ہیں۔ آپ کے بارے میں یہود کی احادیث کی مشہور کتاب طالمود مرتبہ جوزف بارکلے باب پنجم ص۳۷ مطبوعہ لنڈن میں پیشگوئی پائی جاتی ہے کہ مسیح موعود کی وفات کے بعد اُن کی روحانی بادشاہت اُن کے بیٹے اور پھر اُن کے پوتے کو منتقل ہو گی۔ قرآن مجید کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس میں مذکورہ گزشتہ زمانے کے واقعات قصہ اور کہانی کے رنگ میں نہیں بلکہ وہ واقعات اس زمانہ میں آپ کے وقت کے لئے بطور پیشگوئی کے بیان ہوئے ہیں اس لحاظ سے قرآن کریم کی آیت وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ نَافِلَۃً میں بطور پیشگوئی اس زمانہ کے ابراہیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے کی خبر دی گئی ہے۔ درود شریف کی دعا میں بھی آلِ محمدؐ کو آلِ ابراہیمؑ کی سی برکات کے دیئے جانے کی دعا کی گئی ہے۔ آلِ ابراہیم میں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد حضرت اسماعیلؑ و حضرت اسحاقؑ اور ان کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام عطا کئے گئے اُسی طرح آلِ محمدؐ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اس زمانہ کے ابراہیم ہیں اُن کے لئے بھی آپ کی مبشر روحانی پاک اولاد کے بعد مبشر پوتے کے دیئے جانے کی دعا کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم کتاب حقیقۃ الوحی ص۹۵ و ص۲۱۹ میں صراحتاً آپ کو آپ کے مرحوم فرزند مبارک احمد کے شبیہ و مثیل ایک عظیم پوتے کی بشارت دی گئی اور بتایا گیا کہ وہ پوتا خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص عظمت والا ہو گا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ۲۶ ستمبر ۱۹۰۹ء کو خبر دی کہ:-

"میں تجھے ایک ایسا لڑکا
دوں گا جو دین کا ناصر ہو گا اور
اسلام کی خدمت پر کمربستہ
ہو گا۔"

اور جس کے بارے میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شعر میں یہ بھی فرمایا۔

میرا ناصر میرا فرزند اکبر
ملا ہے جس کو حق سے تاج و افسر

اس موعود نافلہ کے مقامِ خلافت پر فائز ہونے سے قبل جماعت احمدیہ کے سینکڑوں بزرگوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے بشارتیں دیں۔

ان تمام عظیم بشارتوں کے مطابق اس موعود و مبارک نافلہ کے دورِ خلافت میں ہم نے خدا تعالیٰ کے عظیم جلالی نشانات کو دیکھا۔ آپ کے دورِ خلافت میں پیشگوئی کے مطابق الیف۔ ایم سنگھاٹے گیمبیا کے گورنر جنرل نے جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت حاصل کی۔

آپ کے وقت میں احمدیہ صد سالہ جوبلی سکیم کے تحت کروڑوں روپے کے خرچ سے آئندہ ۱۲ سالوں کے بعد جبکہ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی پوری ہو گی ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء میں جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ایک خاص جشن منایا جائے گا جس کی بنیادیں آئندہ ۱۲ سالوں میں دنیا کی اہم ایک سو زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور اسلامی لٹریچر کو شائع کیا جائے گا اور نئے ممالک میں تبلیغی مشن قائم کئے جائیں گے۔ نئی مساجد تعمیر کی جائیں گی اور جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے پر ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء سے غلبۂ اسلام کی صدی شروع ہو گی۔ اس عرصہ میں آپ کے مبارک دورِ خلافت میں انشاء اللہ جماعت احمدیہ کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشگوئی کے مطابق عظیم فتوحات حاصل ہوں گی۔

غرض قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر نافلہ موعود خلیفۃ المسیح الثالث کا یہ دور جماعت احمدیہ کے لئے نہایت ہی مبارک دور ہے جس میں ہم جزائر فجی میں بسنے والے تمام احمدیوں بلکہ روئے زمین پر آباد تمام احمدیوں کا یومِ خلافت مناتے ہوئے یہ فرض ہے کہ ہم اس خلافتِ حقہ اسلامیہ پر کامل ایمان رکھیں اور اس ایمان میں الٰہی نشانات کو دیکھ کر ہر آن ترقی کریں اور خلیفہ وقت کی دل و جان سے کامل فرمانبرداری اور اطاعت کرتے ہوئے آپ کی ہر آواز پر لبیک کہیں اور آپ کی ہر تحریک پر پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا خدا تعالیٰ جلد ہمیں اپنی تقدیر کے مطابق جماعت احمدیہ کے ذریعہ غلبۂ اسلام کا دن دکھائے اور ساری دنیا کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی مقدس جماعت کے ذریعہ اسلام اور قرآن کریم کے انوار سے منور کرے اور دنیا کے تمام لوگ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ خدا کرے کہ وہ دن ہم جلد اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

اللّٰھم آمین ٭

قریشی ضیاء الدین احمد صاحب مرحوم ایڈووکیٹ لاہور کا ذکرِ خیر

(مکرم قریشی خلیل احمد صاحب ایم۔اے، ایل ایل بی)

قریشی ضیاء الدین صاحب مرحوم و مغفور ایڈووکیٹ لاہور پیدائشی احمدی تھے اور آپ کا آبائی وطن کالکا شملہ تھا آپ کے خاندان میں احمدیت کی دولت اس طرح آئی کہ آپ کے دادا شیخ کریم اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "براہین احمدیہ" کی اشاعت کی مبارک تحریک پر حضورؑ کی خدمت میں -/۱۰۰ روپے ارسال فرمائے لیکن کتاب وصول ہوتے تک وہ کافی ضعیف العمر ہو چکے تھے۔ حضورؑ کی تحریک پر مخلصانہ لبیک کہنے والا بھلا برکات سے محروم کیسے رہتا۔ چنانچہ یہ نعمت ان کی اولاد کے حصہ میں آئی کہ ان کے فرزند ارجمند یعنی قریشی صاحب مرحوم کے والد شیخ قطب الدین احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے جب اس عظیم الشان کتاب کا مطالعہ کیا تو احمدیت کے نور سے منور ہو کر حضورؑ کے اولین اصحاب میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

قریشی ضیاء الدین صاحب کا بچپن پٹیالہ میں گزرا جہاں آپ کے والد انسپکٹر پولیس کے عہدہ پر متعین تھے۔ آپ نے اپنی تعلیم کا اکثر حصہ بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان اور لاہور ہوسٹل میں رہ کر مکمل کیا۔ احمدیت کی وجہ سے آپ کے خاندان والوں نے آپ کے گھرانہ کی شدید مخالفت شروع کر دی۔ انیس سال کی نسبت کے باوجود آپ کے چچا نے اپنی لڑکی کا رشتہ دینے سے انکار کر دیا۔ بعد میں آپ کی شادی حضرت شیخ نیاز احمد صاحب مرحوم جو سندھ میں انسپکٹر پولیس کے عہدہ پر فائز تھے کی لڑکی سے ہوئی۔

مخالفت کی وجہ سے آپ کے گھرانہ کا تعلق اپنے آبائی وطن کالکا شملہ سے منقطع ہو گیا۔ آپ کے دونوں برادران مکرم صلاح الدین احمد صاحب مرحوم اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب نے تو انگلستان میں سکونت اختیار کر لی۔ بعد میں آپ کی ہمشیرہ صاحبہ بھی انگلستان جا کر آباد ہو گئیں لیکن آپ نے سنٹرل گورنمنٹ کی سروس کر لی اور دہلی میں رہنے لگے۔ بعد میں سروس سے الگ ہو کر دہلی ہی میں پریکٹس کرنے لگے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو خدمتِ دین کا موقع بھی عطا فرمایا۔ آپ غالباً ۱۹۲۳ء میں دہلی سے قادیان منتقل ہوئے اور وہاں جماعت کے مشیر قانونی کی خدمات انجام دینے لگے۔ تقسیم ملک کے وقت آپ کو جماعت کی طرف سے مسلمانانِ امرتسر کی بہبود کے لئے نہایت اہم خدمات کیلئے امرتسر بھیجا گیا تو اگرچہ آپ کے اہل خانہ و دیگر احباب قادیان سے لاہور ہجرت کر کے آ گئے لیکن آپ اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے نہایت نامناسب و خطرناک حالات کے باوجود امرتسر میں ہی مقیم رہ کر خدمات انجام دیتے رہے۔ پھر کام بند ہونے پر تقسیم ملک کے کافی عرصہ بعد پاکستان تشریف لائے۔

آپ کی ایک اہم خدمت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مخالفین کی طرف سے جو مقدمات دائر ہوئے ان کے فیصلوں کی نقول بڑی کوشش اور جدوجہد سے حاصل کیں اور انہیں محفوظ کرنے کی کوشش کی۔ یہ فیصلے یقیناً سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہیں۔

خلافت ثانیہ کے انتخاب کے وقت کی ایک نہایت لطیف بات آپ نے بتلائی وہ یہ کہ خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے انتخاب پر جب احمدی جماعتیں بیعت کے لئے قادیان آنے لگیں تو منکرین خلافت نے ان کو روکنے کے لئے اپنے وفود بھیجنے شروع کر دیئے۔ جب ایسا ایک وفد پٹیالہ پہنچا تو آپ کے والد شیخ قطب الدین احمد صاحبؓ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے اور حضرت مرزا محمود احمد صاحب کو خلیفۃ المسیح الثانی مقرر کر دیا ہے لہٰذا اب آپ سے بات چیت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس پر وہ لوگ ناراض ہو کر اس مجلس سے اٹھ چلے گئے لیکن بعد میں بعض احباب کو فرداً فرداً مل کر لاہور چلنے پر راضی کر لیا۔ قادیان چلنے کے لئے جب احباب ریلوے اسٹیشن پر جمع ہوئے تو کسی نے آ کر اطلاع دی کہ بعض لوگ قادیان کی بجائے لاہور جا رہے ہیں۔ آپ کے والد صاحب نے ان دوستوں کو بلا کر استفسار فرمایا تو انہوں نے کہا ہاں ہم لوگ لاہور جا رہے ہیں کیونکہ

(باقی ص۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین کرام خدام و اطفال کے حل شدہ پرچے بھجوا کر ممنون فرمائیں! (مہتمم تعلیم)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۱-۲۲-۲۳ر اکتوبر ۱۹۷۷ء منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔ آپ سے درخواست ہے کہ اجتماع کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کی طرف فوری توجہ دیں:۔

(۱) اجتماع کے موقع پر خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ ہوگی۔ اس کے لئے اگر آپ کوئی تجویز بھجوانا چاہیں تو اجلاس عام میں پیش کرنے کے بعد مجلس کی طرف سے ۲۵ر اگست تک پہنچا دیں۔

(۲) نمائندگان شوریٰ: (ا) اگر آپ کی مجلس میں خدام کی تعداد بیس یا بیس سے کم ہے تو آپ کی مجلس کا صرف ایک نمائندہ ہوگا۔ جو آپ خود بحیثیت قائد ہوں گے۔ اگر آپ کسی وجہ سے تشریف نہ لا سکتے ہوں تو متبادل نمائندہ کا انتخاب ہوگا۔ نامزدگی نہیں ہوگی۔

(ب) اگر آپ کی مجلس میں خدام کی تعداد بیس سے زیادہ ہو تو پہلے نمائندہ آپ خود بطور قائد ہوں گے۔ اس کے بعد ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ ہوگا۔ جس کا انتخاب ہوگا۔ مثال کے طور پر اگر آپ کی مجلس میں خدام کی تعداد ۵۰ ہے تو تین نمائندے مجلس کا حق ہے پہلے آپ بطور قائد اور بقیہ دو کا انتخاب ہوگا۔ نمائندگان کے نام جلد از جلد مرکز کو ارسال فرما دیں۔

(۳) خدام کو اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری کریں اجتماع میں ایسے خدام کو شامل کرنے کی خاص طور پر کوشش فرمائیں جو اس سے پہلے کبھی اجتماع میں شریک نہیں ہوئے

(۴) اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کے نام فوری ارسال فرما دیں

(۵) علمی مقابلہ جات کی تفصیل عنقریب آپ تک پہنچا دی جائے گی۔ ان مقابلوں میں حصہ لینے والے خدام کے نام فوری طور پر ارسال فرمائیں۔ اپنے ہاں علمی مقابلہ جات کروا کر ان کا معیار بہتر کریں۔ صرف بہترین خدام کے نام ارسال کریں۔

(۶) اجتماع کے ظاہری و باطنی ہر لحاظ سے کامیاب ہونے کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنے بے پایاں فضلوں کا وارث بنائے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے لئے مخلصانہ پیشکش

مجاہدین معاونین خصوصی جنہوں نے امسال تحریک جدید کے مالی جہاد میں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں غیر معمولی رقم کی قربانی پیش کی ہے ان کی تازہ فہرست بغرض دعا شائع کی جا رہی ہے اللہ تعالیٰ انہیں دنیوی اور دینی نعمتوں سے نوازے۔ سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

(۱) مکرم شیخ سعید احمد صاحب اوورسیئر چک ۲۱۹ گ ب ڈا سنگھ والا ضلع لائلپور — ۲۹۶۲/- روپے

(۲) " چوہدری مختار احمد صاحب چک ۱۲۱ ج ب حسن پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور — ۱۹۲۲/- "

(۳) " شیخ خالد مسعود صاحب (دفتر سوم) لائل پور — ۱۰۰۰/- "

(۴) " میاں علاؤ الدین صاحب شاد سیالکوٹ — ۱۰۰۰/- "

(۵) " چوہدری شہباز احمد صاحب بھٹال ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ — ۲۰۰۰/- "

(۶) " خواجہ رشید احمد صاحب مرحوم بذریعہ خواجہ بشیر احمد صاحب سیالکوٹ — ۱۰۰۰/- "

(۷) " پیر شفیق احمد صاحب مع برادران " — ۱۰۰۰/- "

(۸) " عبد المجید صاحب مع برادران ۲-۱۰ ریلوے روڈ۔ گوجرانوالہ — ۱۰۰۰/- "

(۹) " اصغر علی صاحب " — ۵۰۰/- "

(۱۰) " انوار احمد خان صاحب " — ۵۰۰/- "

(۱۱) " قریشی عبد الحمید صاحب " — ۱۰۰۰/- "

(۱۲) " محمد اشفاق صاحب گوندل " — ۱۰۰۰/- "

(۱۳) محترمہ احمدالبی بی صاحبہ والدہ مبارک احمد صاحب چک چٹھہ ضلع " — ۶۰۰/- "

(۱۴) مکرم خواجہ غلام احمد صاحب سیالکوٹ — ۵۰۰/- "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم احمد علی صاحب نفیس نگر ضلع تھرپارکر سندھ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری خان محمد صاحب وفات پا چکے ہیں قطعہ ۱/۱۴ واقع محلہ دار الیمن ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں:۔

(۱) چوہدری غلام حیدر صاحب کا نواں مرحوم پسر مرحوم کے بچے۔ (۱) چوہدری بشیر احمد صاحب (۲) چوہدری لطیف احمد صاحب (۳) چوہدری سعید احمد صاحب ۴) حمیدہ بی بی صاحبہ دختر مرحوم کے لڑکے (۱) چوہدری محمد اسحاق صاحب و فاطمہ صاحبہ مرحومہ دختر مرحوم کے لڑکے سردار احمد صاحب یا ستدعا ہے کہ قطعہ ۱/۱۴ واقع دار الیمن مرحوم کے مندرجہ بالا وارثان کے نام بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دار القضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

میری اہلیہ محترمہ خدیجہ بیگم ۱۹ر جولائی کو بعارضہ بخار چند یوم بیمار رہ کر فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ نیک اور پابند صوم وصلوٰۃ تھیں۔ موصیہ تھیں۔ حتی الوسع ہر تحریک میں حصہ لیتی تھیں

آپ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں احباب جماعت سے ان کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خورشید احمد سابق انسپکٹر وصایا۔ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے آپ کے درجات بلند فرمائے بعد آپ کے لواحقین کو بھی دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔ ہر شر سے محفوظ رکھے اور اپنے خارق عادت فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین!

ذکر خیر بقیہ صفحہ (۴)

وہ اسلام کے بڑے جرنیل ہیں۔ اس جواب پر آپ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا، تم جرنیل کے پاس جاتے ہو۔ اسلام کے جس روحانی بادشاہ کے وہ جرنیل ہیں اس بادشاہ کے پاس کیوں نہیں جاتے وہ لوگ بھی نہایت مخلص اور نیک فطرت تھے فوراً بولے۔ ہم بادشاہ کے پاس ہی جائیں گے۔

آپ کا بچپن نہایت آسودگی میں گزرا اور اعلیٰ تعلیم آپ نے حاصل کی۔ خاندان کی مخالفت کے پیش نظر آپ کے بزرگ والد نے آپ کو ہر طرح کی سہولت بہم پہنچائی لیکن آپ نے آبائی وطن سے الگ ہو نے پر کہ جہاں آپ کے خاندان کو بہت عزت و وقار حاصل تھا۔ پھر نئی جائے سکونت کے لئے ہی آپ اپنے بہن بھائیوں سے الگ ہوئے کہ وہ انگلستان جا کر آباد ہو گئے۔ شادی غمی کے معاملات میں بھی نئی جگہوں پر ہونے سے آپ کے گھرانہ کو خطرناک ابتلاؤں کا سامنا کرنا پڑا۔ ان تمام مصائب و

مشکلات نے آپ کے ذہن پر گہرا اثر کیا جس سے آپ آخر تک متاثر رہے۔ ان تمام حوادث کے باوجود پھر بھی حق و صداقت کا دامن آپ نے مضبوطی سے پکڑے رکھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو روحانی نعمت سے وافر حصہ عطا فرمایا کہ آپ نیک مخلص اور تہجد گزار احمدی تھے اپنی اولاد کو بھی احمدیت کے نور سے منور کیا کہ سب مخلص اور احمدیت کے فدائی ہیں۔ قریشی صاحب مرحوم کے ایک صاحبزادے یعنی قریشی فصیح الدین احمد صاحب کو بحیثیت پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اقبال ٹاؤن کراچی سلسلہ کے بڑے سرگرم خدمات کی توفیق مل رہی ہے الحمد للہ!

آپ نے ایک بیوہ (جو بریگیڈیر ڈاکٹر غلام احمد مرحوم کی ہمشیرہ ہیں) سات لڑکے اور چار صاحبزادیاں چھوڑی ہیں۔ آپ بفضل اللہ تعالیٰ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ قطعہ ۳ میں جگہ پائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اولاد کو دیندار اور احمدیت کا سچا عاشق بنانے کی سرتوڑ کوشش فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ قریشی صاحب

ماہ اگست میں خدام "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا مطالعہ کریں! (مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوانح نویسی کے بنیادی اصول

سوانح نویسی اور سیرت نگاری کا فن علمِ تاریخ ہی کا ایک شعبہ ہے۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے پیدا کردہ لاجواب لٹریچر میں جہاں دوسرے تمام اہم علوم بطور بیج کے موجود ہیں وہاں سوانح نویسی کے بارے میں بھی واضح راہنمائی ملتی ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام اس کی ضرورت و افادیت اور اس کے بنیادی اصولوں پر دلکش انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ بات ظاہر ہے کہ جب تک کسی شخص کے سوانح کا پورا نقشہ کھینچ کر نہ دکھلایا جائے تب تک چند سطریں جو اجمالی طور پر ہوں کچھ بھی فائدہ پبلک کو نہیں پہنچا سکتیں اور اُن کے لکھنے سے کوئی نتیجہ معتدبہ پیدا نہیں ہوتا۔ سوانح نویسی سے اصل مطلب تو یہ ہے کہ تا اُس زمانے کے لوگ یا آنے والی نسلیں اُن لوگوں کے واقعاتِ زندگی پر غور کر کے کچھ نمونہ اُن کے اخلاق یا ہمّت یا زُہد و تقویٰ یا علم و معرفت یا تائیدِ دین یا ہمدردی نوعِ انسان یا کسی اَور قسم کی قابلِ تعریف ترقی کا اپنے لئے حاصل کریں اور کم سے کم یہ کہ قوم کے اولوالعزم لوگوں کے حالات معلوم کر کے اس شوکت اور شان کے قائل ہو جائیں جو اسلام کے عمائدین میں ہمیشہ سے پائی جاتی رہی ہے تا اس کو حمایتِ قوم میں مخالفین کے سامنے پیش کر سکیں اور یا یہ کہ ان لوگوں کے مرتبت یا صدق اور کذب کی نسبت کچھ رائے قائم کر سکیں اور ظاہر ہے کہ ایسے امور کے لئے کسی قدر مفصّل واقعات کے جاننے کی ہر ایک کو ضرورت ہوتی ہے اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص ایک نامور انسان کے واقعات پڑھنے کے وقت نہایت شوق سے اس شخص کے سوانح کو پڑھنا شروع کرتا ہے اور دل میں جوش رکھتا ہے کہ اس کے کامل حالات پر اطلاع پا کر اُس سے کچھ فائدہ اُٹھائے۔ تب اگر ایسا اتفاق ہو کہ سوانح نویس نے نہایت اجمال پر کفایت کی ہو اور لائف کے نقشہ کو صفائی سے نہ دکھلایا ہو تو یہ شخص نہایت ملول خاطر اور منقبض ہو جاتا ہے اور بسا اوقات اپنے دل میں ایسے سوانح نویس پر اعتراض بھی کرتا ہے اور درحقیقت وہ اس اعتراض کا حق بھی رکھتا ہے کیونکہ اس وقت نہایت اشتیاق کی وجہ سے اس کی مثال ایسی ہوتی ہے کہ جیسے ایک بھوکے کے آگے خوانِ نعمت رکھا جائے اور معاً ایک لقمہ کے اُٹھانے کے ساتھ ہی اُس خوان کو اُٹھا لیا جائے۔ اِس لئے ان بزرگوں کا یہ فرض ہے جو سوانح نویسی کے لئے قلم اُٹھاویں کہ اپنی کتاب کو مفیدِ عام اور ہر دلعزیز اور مقبولِ انام بنانے کے لئے نامور انسانوں کے سوانح کو صبر اور فراخ حوصلگی کے ساتھ اس قدر بسط سے لکھیں اور اُن کی لائف کو ایسے طور سے مکمل کر کے دکھلاویں کہ اس کا پڑھنا ان کی ملاقات کا قائم مقام ہو جائے تا اگر ایسی خوش بیانی سے کسی کا وقت خوش ہو تو اس سوانح نویس کی دُنیا اور آخرت کی بہبودی کے لئے دعا بھی کرے اور صفحاتِ تاریخ پر نظر ڈالنے والے خوب جانتے ہیں کہ جن بزرگ محققوں نے نیک نیتی اور افادۂ عام کے لئے قوم کے ممتاز شخصوں کے تذکرے لکھے ہیں انہوں نے ایسا ہی کیا ہے۔" (کتاب البریّہ حاشیہ صـ۱۴۱ تا صـ۱۴۲ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ (حاشیہ) ۱۵۹ تا ۱۶۲)

(دوست محمد شاہد)

حفظِ قرآن و تنظیمِ تعلیمِ قرآن کمیٹی

امرائے کرام وصدر صاحبان و مربیان وانسپکٹران سے درخواست ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ہر جماعت میں ایسے نوجوانوں کی فہرست مرتّب کی جاوے جو ایک پارہ قرآنِ مجید حفظ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ حضور کا ارشاد ہے "نوجوانوں کے لئے خاص طور پر حفظِ قرآن کریم کی تحریک کو کامیاب بنایا جائے۔ نوجوان کم ازکم ایک پارہ حفظ کریں"۔ اِس سلسلے میں ضروری ہے کہ حضور کے ایک سابقہ ارشاد کی تعمیل میں ہر جماعت تعلیم القرآن کمیٹی کا احیاء کرے تا خدام و ناصرات کو فوری طور پر ممبران کمیٹی تحریک کریں اور فہرستیں دفتر ہذا میں ارسال فرماویں۔ تعلیم القرآن کمیٹی امیر یا صدر و زعیم انصار اللہ و زعیم خدام، صدر لجنہ و صدر ناصرات پر مشتمل ہو۔ بڑی جماعتیں مثلاً کراچی، لاہور، ربوہ حفظ کی یہ صورت اختیار کر سکتی ہیں کہ ایسے تیس مبتدی حافظین کا گروپ تیار کریں جو پارہ اوّل سے پارہ تیس تک کے علیحدہ علیحدہ حافظ ہوں۔ اور اگر ممکن ہو تو تیس تیس کے ایسے دو گروپ تیار کریں جو اسی طرح پارہ اوّل سے پارہ تیس تک ہر پارہ کے دو دو حفاظ پر مشتمل ہوں۔ چھوٹی جماعتوں میں حفظ کے لئے کوئی ایک پارہ مقرر کیا جا سکتا ہے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن)

کلیرنس سیل

مندرجہ ذیل کپڑوں کی کلیرنس سیل ۳ر اگست سے ۲۰ر اگست تک لگائی گئی ہے۔ ٹائرون برائے پتلون۔ لون و وائل پرنٹ و پلین۔ پردہ کلاتھ۔ یونیورسٹی۔ چکن وائل۔ ٹائٹریکس ٹیرہ لون پرنٹ۔ اِس کے علاوہ بہترین ملبوسات مناسب داموں پر خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔

مومن کلاتھ ہاؤس
گولبازار ربوہ
فون نمبر ۵۱۶

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

برادرم ملک مسعود احمد صاحب ایم۔اے پروفیسر گورنمنٹ کالج سمن آباد لائل پور کا نکاح ہمراہ محترمہ رشیدہ ثروت صاحبہ بی۔اے، بی ایڈ (ٹیچرس گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ) بنت مکرم شیخ محمد ذاکر صاحب مرحوم بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مورخہ ۶ر فروری ۱۹۷۷ء کو کوٹھی نشانِ رحمت واقع دارالصدر شمالی ربوہ میں پڑھا۔ ۳ر مارچ ۱۹۷۷ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی اور حضرت مولانا ابوالعطاء صاحبؓ نے دعا کرائی۔ مکرم ملک صاحب نے ہوٹل الخیام لائل پور میں دعوتِ ولیمہ کا انتظام فرمایا جس میں احبابِ جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی شمولیت فرمائی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(محمد الدین مربّی سلسلہ۔ لائل پور)

(۲) مکرم محمد اکرم صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب نوابی کوٹ احمدیہ ضلع حیدر آباد کا نکاح مکرم برادرم مغفور احمد صاحب منیب (شاہد) مربّی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بتاریخ ۱۸ر وفا (جولائی) مسترت قمر صاحبہ بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب (پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ کوٹ احمدیہ ضلع بدین) سے بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر کوٹ احمدیہ میں پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(چوہدری) مسعود احمد سعود کوٹ احمدیہ حال لاڑکانہ۔ سندھ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴